سوال

(97) صاحب تذکیر الاخوان نے اپنی کتاب کے ایک باپ کے حاشیہ پر   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

''صاحب تذکیر الاخوان نے اپنی کتاب کے ایک باپ کے حاشیہ پر عوارف المعارف کے حوالہ سے یہ عبارت نقل کی ہے کہ اس وقت تک کوئی آدمی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ لوگ اس کی نگاہ میں ایک مینگنی کی طرح بے بس نظر نہ آنے لگیں، کیا یہ عبارت صحیح ہے یا نہیں؟''

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آنچہ صاحب تذکیر الاخوان نقل کردہ حق است ''فما ذا بعد الحق الا الضلال عبارتہ ہکذا فی الباب الثالث والستین فی ذکر شئی من البدایة والنہایة لایتحقق صدقہ واخلاصہ الا بالشیئین متابعة امرا الشرع وقطع النظر عن الخلق فکل الانات علی البدیات لموضع نظرہم الی الخلق وبلغنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیچ انہ قال لایکمل ایمان المرء حتی یکون الناس عندہ کالاباعدا انتہی ما فی العوارف لختہ

''صاحب تذکیر الاخوان نے جو عبارت نقل کی ہے درست ہے اس کا مضمون اس طرح ہے کہ وہ تریسٹھویں باب میں لکھتے ہیں ''آدمی کا صدق واخلاص دو چیزوں پر منحصر ہے پہلی شریعت کی اتباع اور دوسری تمام مخلوقات سے امیدیں منقطع کرلینا اور زیادہ تر آفت اسی آخری چیز سے پیش آتی ہے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی آدمی کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا، جب تک کہ لوگ اس کی نگاہ میں مینگنی کی طرح بے بس نظر نہ آنے لگیں۔ (عوارف المعارف)

سخن در توکل افتاد، فرمود کہ اعتمادے برحق باید کرد و نظر بر ہیچ کس نہ باید داشت بعد ازاں برلفظ مبارک برزبان راند کہ ایمان کسے تمام نہ شود، تاہمہ مخلوق رزنواد ہم چنان نمایند کہ پشک شتر، چنانکہ حضرت نظام الدین اولیاء در فوائد الفواد در جلد ثالث در مجلس ہشتم می فرامید، پس مضمون ہر دو کتاب مذکور موافق کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم است، چنانکہ اَللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَکُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ وَرَزَقَکُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ o ھُوَ الْحَیُّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔۔۔ الایة) وقال اللہ تعالیٰ: (وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا o وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا) وایضا (وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مِنْ اَمْرِہٖ یُسْرًا o ذٰلِکَ اَمْرُ اللّٰہِ اَنْزَلَہٗٓ اِلَیْکُمْ) الآیة

''حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء نے فوائد الفوائد میں بالکل یہی مضمون نقل کیا ہے اور ان دونوں کتابوں کا مضمون کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے عین مطابق ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس نے تم کو پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا یہ اللہ ہے تمہارا پالنے والا، سو برکت والا ہے سارے جہانوں کا پالنے والا'' سب تعریفیں اسی کو ہیں جو سارے جہانوں کا پرورش

کرنے والا ہے۔ ''اور جو اللہ سے ڈیے اللہ اس کے لیے کسادگی بنا دیتے ہیں۔ ''اور جو اللہ پر بھروسہ کرے اللہ اسے کافی ہے وغیرہ من الآیات۔''

وہمہ مخلوقات را بہ پشک شتر تشبیہ دادہ است بنا بر عدم قدرت بر موجود بودن و معدوم شدن ایشان است باختیار خودیعنے پشک بہ سبت انسان ناچیز و حقیر محض است طورے کہ خواہد آن را بگرواند، خواہ درآب اندازد، خواہ درآتش سوزاند، خواہ زیر پا بمالد و پراگندہ دریزہ ریزہ کندمے تواند ہم چنان مخلوقات از عرش تا فرش باعتبار قدرت قاہرہ و سلطنت باہرہ او قادر مطلق وقاہر بر حق عاجز ولاچار است و دردجود و بقاء فنا بے اختیار و درجلب منافع و دفع مضار بمشیت دارادہ ایزدی مقہور د مجبور سرشار۔

تیغ بگرفت بکف گفت کہ نارم این ست

سر فرو بردم و گفتم کہ نیارم این ست

قال اللہ تعالیٰ :

وَاِنۡ یَّمۡسَسۡکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗۤ اِلَّا ہُوَ وَاِنۡ یُّرِدۡکَ بِخَیۡرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضۡلِہٖ یُصِیۡبُ بِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖ وَہُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ

گر مرا بردار بندد یار بہر امتحان

کیست کان ساعت بہ تیغ از دار بکشاید مرا

اور یہ جو تمام مخلوقات کو اونٹ کی مینگنی سے تشبیہ دی ہے یہ صرف اس بات میں ہے کہ کسی کو بھی معدوم چیز کو موجود کرنے کی یا موجود کو معدوم کرنے کی ذاتی طاقت نہیں ہس جس طرح مینگنی انسان کی بہ نسبت بالکل ناچیز اور حقیر ہے کہ جس طرح آدمی چاہے اس کو الٹ پلٹ سکتا ہے پانی میں پھینک سکتا ہے، آگ میں ڈال سکتا ہے۔ پاؤں میں مسل سکتا ہے ریزہ ریزہ کر سکتا ہے ایسے ہی تمام مخلوقات فرش سے عرش تک خداوند کی قدرت کے سامنے مجبور مقہور ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : ''اگر خدا تجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو اس کو کوئی دور نہیں کر سکتا اور اگر تیرا بھلا کرنا چاہے تو اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔''

''اعلم أنہ سبحانہ وتعالی قرر فی آخر ہذہ السورۃ أن جمیع الممکنات مستندۃ إلیہ وجمیع الکائنات محتاجۃ إلیہ، والعقول والہۃ فیہ، والرحمۃ والجود والوجود فائض منہ واعلم أن الشیء إما أن یکون ضارا وإما أن یکون نافعا، وإما أن یکون لا ضارا ولا نافعا، وہذان القسمان مشترکان فی اسم الخیر، ولما کان الضر أمرا وجودیا لاجرم قال فیہ وَاِنۡ یَّمۡسَسۡکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ ولما کان الخیر قد یکون وجودیا وقد یکون عدمیا، لاجرم لم یذکر لفظ الإمساس فیہ بل قال وَاِنۡ یُّرِدۡکَ بِخَیۡرٍ والآیۃ دالۃ علی أن الضر والخیر واقعان بقدرۃ اللّٰہ تعالی وبقضاءہ فیدخل فیہ الکفر والإیمان والطاعۃ والعصیان والسرور والآفات والخیرات والآلام واللذات والراحات والجراحات، فبین سبحانہ وتعالی أنہ إن قضی لأحد شرا فلا کاشف لہ إلا ہو، وإن قضی لأحد خیرا فلا راد لفضلہ ألبتۃ ثم فی الآیۃ دقیقۃ أخری، وہی أنہ تعالی رجح جانب الخیر علی جانب الشر من ثلاثۃ أوجہ الأول أنہ تعالی لما ذکر إمساس الضر بین أنہ لا کاشف لہ إلا ہو، وذلک یدل علی أنہ تعالی یزیل المضار، لأن الاستثناء من النفی إثبات، ولما ذکر الخیر لم یقل بأنہ یدفعہ بل قال إنہ لا راد لفضلہ البتۃ انتہی ما فی التفسیر الکبیر مختصراً

''تفسیر کبیر میں امام رازی نے پانچویں پارہ کی اس آیت کے تحت بڑی تفصیل سے اس مضمون کو بیان کیا ہے لکھتے ہیں ''تمام ممکنات اسی کی طرف منسوب ہے تمام کائنات اس کی محتاج ہے، رحمت، سخاوت اور وجود اسی سے ملتا ہے یہ آیت بیان کر رہی ہے کہ نفع اور نقصان اللہ کے ہاتھ میں ہے کفر و ایمان طاعت و نافرمانی خوشی اور مصیبت خیرات اور دکھ، لذت و راحت اور زخم و بیماریاں سب اسی نفع و نقصان کی تفسیر میں اور یہ سب خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔''

ودرنہ وہ سطر قبل ازین می نویسد ان من عرف مولاہ فلو التفت بعد ذلک الی غیرہ کان ذلک شرکا، وہذا ہو الذی تسمیہ أصحاب القلوب بالشرک الخفی والقید السادس قولہ تعالی وَلَا تَدۡعُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنۡفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ والممکن لذاتہ معدوم بالنظر إلی ذاتہ وموجود بإیجاد الحق، وإذا کان کذلک فما سوی الحق فلا وجود لہ إلا بإیجاد الحق، وعلی ہذا التقدیر فلا نافع إلا الحق ولا ضار إلا الحق، فکل شیء ہالک إلا وجہہ وإذا کان کذلک، فلا حکم إلا للّٰہ ولا رجوع فی الدارین إلا إلی اللّٰہ ثم قال فی آخر الآیۃ فَاِنۡ فَعَلۡتَ فَاِنَّکَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِیۡنَ یعنی لو اشتغلت بطلب المنفعۃ والمضرۃ من غیر اللّٰہ

فأنت من الظالمين ، لأن الظلم عبارة عن وضع الشيء في غير موضعه ، فإذا كان ماسوى الحق معزولا عن التصرف ، كانت إضافة التصرف إلى ماسوى الحق وضعا للشيء في غير موضعه فيكون ظلما فإن قيل فطلب الشبع من الأكل والري من الشرب هل يقدح في ذلك الإخلاص ؟ قلنا لا لأن وجود الخبز وصفاته كلها بإيجاد الله وتكوينه ، وطلب الانتفاع بشيء خلقه الله للانتفاع به لايكون منافيا للرجوع بالكلية إلى الله ، إلاأن شرط هذا الإخلاص أن لايقع بصر عقله على شيء من هذه الموجودات إلا ويشاهد بعين عقله أنها معدومة بذواتها وموجودة بإيجاد الحق وهالكة بأنفسها وباقية بابقاء الحق ، فحينئذ يرى ماسوى الحق عدما محضا بحسب أنفسها ويرى نوروجوده وفيض إحسانه عاليا على الكل انتهى مافي التفسير الكبير من الجزء الخامس ''

''اوراس سے نودس سطرپہلے لکھتے ہیں اگرکوئی آدمی اپنے مولاکو پہچاننے کے بعد غیر کی طرف متوجہ ہو تو اہل اللہ کیںزدیک ایسا آدمی مشرک ہے اوراگرکوئی آدمی اعتراض کرے کہ بھوکا روٹی کی طرف توجہ کرتا ہے پیاسا پانی کی طرف رجوع کرتا ہے توکیا یہ مشرک ہے توجواب یہ ہے کہ یہ مشرک نہیں ہے کیونکہ روٹی یا پانی کا وجوداوراس کی سیر کرنے کی صفت سب اللہ تعالیٰ کی ایجادوتکوین سے ہے توان کی طرف رجوع کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف بالکلیہ توجہ کرنے کے منافی نہیں ہے ۔ صرف اتنا خیال رکھنا چاہیئے کہ تمام چیزیں بذات خود معدوم ہیں اور خداتعالیٰ کی ایجاد سے موجودہیں ۔ ''

ازپسنک شترزیراکہ ساحت جولان گاہ قہر وجلال لایزال اوایزو متعال قالمن توبہ شید المحال ازلیس وسیع وفسیح است ، ہرکہ وران دشت خار خونخوار ناپیداکنار بخاکساری اصل خود زرہ وارگردراہ تسلیم درصاراکحل الجواہر بصیرت گرواندمرد جلیلج است

شہواریکہ منخم گردرہ جولانش

آفتاب ازمزہ جاروب کشد میدانش

سبحان ربک رب العزت عمایصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

''جب انسان کی نگاہ یہاں تک پہنچ جاتی ہے توپھر تمام مخلوقات اس کی نگاہ میں مینگنی کی طرح ہے حقیقت نظرآتی ہیں ۔ ''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد09ص 256-261

محدث فتویٰ